قصیدہ بردہ شریف

مترجم



امام محمد بن سعید بوصیری علیہ الرحمۃ والرضوان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قصیدہ بُردہ شریف
مُترجم

اسلامک پبلشر دہلی
۴۲۱۷۔ گلی سروطے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶
فون: ۲۳۲۸۴۳۱۶ فیکس: ۲۳۲۸۴۵۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب .... قصیدہ بردہ شریف (مترجم)

صفحات ٦٤

قیمت .... ١٨ روپیہ

سن طباعت .... ١٤٢٤ھ مطابق ٢٠٠٣ء

ناشر .... اسلامک پبلشر

٤٤٧- گلی سروتے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی-٦

ISLAMIC PUBLISHER

447, GALI SAROTEY WALI, MATIA MAHAL,

JAMA MASJID DELHI-6

www. Islamic Publisher.Com

Email: Hamid@Islamic Publisher.com

صاحبِ قصیدہ بُردہ علاّمہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

عشقِ مصطفےٰ اور نعت گوئی

سرکارِ دو عالم جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ محبت و عقیدت مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہے صحابہ کرام اور صالحین اُمت اسی جذبۂ محبت سے سرشار تھے اور یہی چیز ان کے لیئے مایۂ صد افتخار رہی۔ اُمتِ مسلمہ کے شاہ وگدا کے درجات و مراتب کا معیار بھی محبتِ رسول ہی رہا ہے عمل بالقرآن، اتباعِ سُنتِ رسول، صلوٰۃ وسلام، نعت ومنقبت اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ اور عاشقانِ رسول اسی متاعِ عزیز کے سہارے کائناتِ ارضی پر چھائے رہے۔ ؎

آنکہ عشقِ مصطفےٰ سامانِ اوست! بحر و بُر در گوشۂ دامانِ اوست!

محبتِ رسول ہی وہ جذبہ ہے۔ جس کی بدولت شرقی و غربی، عجمی و عربی، رومی و شامی، گورے اور کالے شاہ وگدا مدحت سرائے رسول ہوئے۔ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے نعت خوانانِ رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالمِ اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحت سرائے رسول بڑے بلند و ارفع مقام پر فائز رہے ہے۔ عربی زبان میں نعتِ رسول کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ فارسی، اردو میں نعتیہ اشعار کا بحرِ ذخار موجود ہے۔

قصیدہ بُردہ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ سے لیکر علامہ بوصیری صاحبِ قصیدہ بردہ کے عہد تک (۶۰۸ھ تا ۶۹۵ھ) ہزاروں قصائد لکھے گئے جو سرکارِ دو عالم کے محاسن سے پُر ہیں۔ مگر علامہ بوصیری کے قصیدہ بردہ کو جس خاص شفقت سے نوازا گیا ہے۔ وہ حضرت بوصیری کا ہی حصہ ہے۔ اس قصیدہ کو خود سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاحبِ قصیدہ کی زبانی خواب میں سُنا۔ چادرِ انعام مرحمت بخشی۔ بدنی اور روحانی بیماریوں سے نجات دی۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اپنے نعت خوانوں میں منفرد اور ممتاز مقام بخشا۔ رسالت کا وہ کونسا پروانہ ہے جو بوصیری کی زبان سے کہا ہوا قصیدہ نہیں پڑھتا۔

مشائخ، علماء اور صوفیا نے اسے ہر دور میں حرزِ جان بنایا، ہر مجلس میں پڑھا، ایک بار نہیں ہزار بار پڑھا۔ لاکھوں صالحینِ اُمت اسی قصیدہ بردہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہِ نبوت میں باریاب۔

ہوئے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ ساز قصیدہ نے جہاں عاشقانِ رسول کو ایک مقبول و مرغوب رُوحانی غذا دی وہاں صاحبِ قصیدہ کو آسمانِ شہرت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا جہاں بہت کم لوگوں کی رسائی ہوئی ہے۔

علامہ بُوصیری محمد بن سعید المعروف بہ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۸ھ (۷ مارچ ۱۲۱۲ء) مصر میں ایک قصبہ دُلاص میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ صنہاجہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے بعض تذکرہ نگار آپ کو صنہاجی اور مقامِ ولادت کی وجہ سے دُلاصی اور مقامِ سکونت کی وجہ سے بوصیری لکھتے آئے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کیا اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے یک گونہ کمال حاصل کر لیا۔ آپ کے کلام میں جن اصطلاحات اور تلمیحات کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ علمِ حدیث، سِیَر، مغازی اور علمِ کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علمِ ادب، بدیع، بیان اور صرف و نحو میں مشاق دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کا مجموعہ کلام دیوانِ بوصیری مصر میں کئی بار چھپا۔ انگریزی اور جرمنی میں اسکے تراجم ہوئے۔ یہ دیوان آپ کی قادر الکلامی پر شاہدِ عادل ہے۔ اہلِ علم نے آپ کے شاعرانہ کمالات اور ادبی مقام پر دادِ تحسین پیش کی ہے۔ شیخ الاسلام علامہ سیوطی، علامہ ابن العماد حنبلی، ابن شاکر کتبی، پطرس بستانی (صاحبِ ادباء العرب)، ابن سید الناس (حضرت بوصیری کے شاگرد) جیسے حضرات نے بڑی فراخدلی سے آپ کے کمالاتِ علمی کا اعتراف کیا ہے۔ مستشرقین میں سے نکلسن اور آربری بھی آپ کی جلالتِ شان کے قائل ہیں۔

بیعت آپ تصوّف میں حضرت ابو العباس احمد المرسی (م ۶۸۶ھ) کے مرید تھے۔ اور آپ سے ہی روحانی مقامات طے کئے۔ آپ اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق فکرِ معاش کو دور کرنے کے لئے وزیر زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب تھے۔ بعد ازاں مختلف درباروں تک رسائی حاصل کی عمر کا ایک حصہ اس بادیہ میں گزارنے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو ثناء خوانیٔ رُسول کے لئے وقف کر دیا۔ اور پھر کوئے حبیب سے عمر بھر قدم باہر نہ رکھا

علامہ بوصیری جس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ مصر بڑے انقلابی دور سے گزر رہا تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا بھائی الملک العادل ابو بکر مصر و شام کا حکمران تھا۔ مگر اس کی وفات کے بعد

ایوبیوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور یکے بعد دیگرے مختلف لوگ تخت نشین ہوتے رہے۔ ایران و توران، عباسیہ اور خوارزمیوں کی باہمی کشمکش کا میدان بنے ہوئے تھے۔ مصر و شام صلیبیوں کے حملوں اور پھر باہمی آویزشوں کا نشانہ تھے۔ شمال سے تاتاری حملہ آور عظمتِ اسلام کو تہس نہس کر رہے تھے۔ ان حالات میں عالمِ اسلام پر جو کچھ گذری وہ علامہ بوصیری کی نظروں کے سامنے گذری۔ آپ دس سال تک بیت المقدس میں مصروفِ ریاضت و عبادت رہے۔ پھر سرزمین حجاز میں قیام پذیر ہوئے اور اپنے شیخ کے قدموں میں سکون کی دولت حاصل کرتے رہے۔

بوصیری کے عہد میں مسلمانوں کی حالت

پروفیسر نکلسن نے آپ کے عہد کو شاندار تاریخ کا المناک اختتامیہ، قرار دیا ہے۔ اگرچہ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد مسلمانوں کی ترک، مغل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہوگئیں۔ مگر غازیانِ اسلام کا ہراول دستہ کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلوٰۃ و سلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔ عرب کے وہ جیالے کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بداماں زبان، برق پاش فصاحت اور آتش زیر پا تلواریں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ عرب کے وہ حُدی خواں کہاں گئے جنہوں نے صحرائے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانہ کے متمدن ترین خطوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہنِ انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بوصیری کے زمانہ میں عہد رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے صحراؤں، غرناطہ کے سبزہ زاروں، اور نیل کی وادیوں میں بکھری دکھائی دیتی تھیں۔ انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، لُٹا لُٹا کارواں شکست خوردہ قوم اور احساسِ شکست سے دبا ہوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔ بے منزل، بے مقصد اور بغیر کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس عہد کا ادب جس میں علامہ بوصیری کو زبانِ فصاحت وا کرنا پڑی ایک جمودی ادب تھا۔ ایک مایوس اور قنوطیت زدہ قوم کا ادب تھا، ایک لُٹی ہوئی تہذیب کا جسد بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بدحالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا عناصر بن چکے تھے۔ شعراء پر موجود تھا اگرچہ شاعر تھے۔ دیوان بھی مرتب ہوتے تھے، شعر بھی کہے جاتے تھے۔ لیکن متنبی، معری اور ابن الفارض سے اس دور کے شعراء کو کیا نسبت تھی۔ بایں ہمہ علامہ بوصیری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔ جسے ہم قصیدہ بُردہ

کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

قصیدہ بُردہ کی مقبولیت

ناقدین نے اس قصیدہ عالیہ کی ادبی خوبیوں اور بعض مخصوص صنعتوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قصیدہ بُردہ کو مصنف نے دس فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر فصل میں سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محاسن و محامد کو اثر کے انداز میں بیان کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عاشقانِ رسول کے لئے بڑا قابل قدر سامان جمع کر دیا ہے۔ میلادِ پاک سے لیکر وصالِ مبارک تک آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بڑی محبت سے بیان کیا ہے۔ ۱۶۲ شعروں کا یہ قصیدہ مرجع اہلِ دل کی روحانی غذا بنا ہُوا ہے۔ ابتدائے کار سے لیکر آج تک اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے روحانی فائدوں کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس سے فیضان کی بارشیں حاصل ہوتی رہیں۔ وظیفہ جان کر پڑھا جاتا رہا، مقدس عبادت گاہوں کے در و دیوار اس کے اشعار سے مزین رہے۔ اور اب تک اہل اللہ کی پاکیزہ مجالس میں اہتمام سے پڑھا اور سُنا جاتا ہے۔ شعراء نے اس قصیدہ پر ہزاروں تضمینیں لکھیں سینکڑوں شرحیں کیں اور درجنوں تشطیریں لکھیں۔ اگر ہم ان تمام شروح و متعلقات کی تفصیل لکھیں، تو ایک دفتر درکار ہے تاہم قارئین کے ذوق کے لئے ہم ایک مختصر سا خاکہ ان متعلقات کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہیں ماہر کتابیات ترکی عالم علامہ مصطفٰے ابن عبداللہ المعروف بہ حاجی خلیفہ و کاتب چلپی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف الظنون کی جلد دوم (مطبوعہ استنبول ۱۹۴۳ء) میں درج کیا ہے۔

اس کتاب میں اُنہوں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کی نگاہ میں عربی زبان میں قصیدہ بردہ کی چالیس ۴۰ شرحیں گذری ہیں۔ جنہیں ہر دور کے معروف شعراء، ادباء، علماء اور صوفیاء نے تالیف کر کے اپنے ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ بیس ۲۰ تخمیسیں، چودہ ۱۴ تسبیعیں (قصیدہ کے ہر شعر کے پہلے مصرع کو لیکر اس کے ہم قافیہ و ردیف پانچ مصرعوں کے اضافہ کو تسبیع کہتے ہیں) نو ۹ تشطیریں۔ (ہر شعر کے درمیان میں دو مصرعوں کا اضافہ تشطیر کہلاتا ہے) اور کئی ایک تذئیلیں (ہر شعر کے نیچے چند مصرعوں کے اضافہ کو تذئیل کہتے ہیں) اور سینکڑوں تضمینیں لکھی گئی ہیں۔ ان شرحوں اور تصنیفوں کے علاوہ قصیدہ بردہ کے متعدد تراجم دُنیا کی اکثر زبانوں میں کئے گئے۔ لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی، ملائی۔ فارسی، اردو، ترکی اور پنجابی میں بڑے ترجمے لکھے گئے اور ان میں سے اکثر چھپے۔ ان دنوں

اُردو تراجم میں خان بہادر محمد حسین خاں، مولانا عزیز الدین، بہاولپوری مطبع مجیدی کانپور، تاج کمپنی لاہور، اصح المطابع کراچی اور مولانا نور بخش توکلی مجددی، علی محسن صدیقی اور محمد فضل احمد عارف کا ترجمہ بہت مقبول ہے۔ مولانا عزیز الدین بہاولپوری نے سرائیکی میں ترجمہ لکھا۔ پنجابی کے اکثر ترجمے پنجابی شعروں میں لکھے گئے۔ مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم مؤلف تفسیر نبوی کا پنجابی ترجمہ خاصا مشہور ہُوا۔ جاوا (انڈونیشیا) میں جاوی زبان میں ۱۳۱۳ھ میں ترجمہ طبع ہُوا۔ (ماخوذ از طیب الوردہ)

سببِ تالیفِ قصیدہ

ناظم القصیدہ علامہ شرف الدین محمد بوصیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ بوصیر کے رئیسِ اعظم اور علومِ عربیہ کے متبحر عالم فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور و معروف فرد تھے کہ آپ کے زمانہ میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ اور علمائِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔

ابتدائِ عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحرِ علم کی وجہ سے سلاطینِ اسلامیہ کے مقرب و محبوب عنصر رہے۔ آپ سلاطین و اُمراء کی منقبت اور قصیدہ گوئی میں خاص طور پر حصہ لیتے۔ اور اُن کے اعداء کی ہجو میں رجز اور قصائد لکھا کرتے تھے۔

ایک روز آپ دربارِ سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ ملے اور انہوں نے علامہ بوصیری سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کبھی خواب میں بھی زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متلاطم ہوا۔ کہ میں اپنے دل میں سوا اس محبت کے اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

گھر آکر جو سویا تو اُسی شب مجھے جمالِ جہاں آرا محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعتِ صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستی مقدس کی محبت سے مملو اور زیارتِ بابرکت کے سرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کے لئے اُس نورِ مجسم کی محبت مجھ سے علیحدہ نہ ہوئی۔ اور عنفوانِ محبت و سرور میں میں نے چند قصیدے لکھے۔ چنانچہ قصیدہ مضریہ اور ہمزیہ اسی زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔

اُس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہو گیا۔ اس مصیبت کی حالت میں میرے ضمیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں۔ اور اُس کے ذریعہ اُس بابِ الشفاء سے اپنے لئے شفا طلب کروں۔ چنانچہ اُسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا۔

بعد انفراغ جب سویا تو خواب میں اُس مسیحِ کونین شفاء دارین کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اسی عالمِ رؤیا میں مَیں نے یہ قصیدہ حضور کے سامنے پڑھا۔ بعد اختتام قصیدہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے اعضاء حقیرہ پر اپنے دستِ نوری کو پھیر رہے ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے کو بالکل صحتیاب پایا۔ اس خوشی اور فرحت و مسرت میں علی الصباح میں اپنے گھر سے نکلا۔ تو راستہ میں شیخ ابوالرجا۔ الصدیق ملے۔ جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے۔ اور مجھے فرمانے لگے۔ اے امام وہ قصیدہ سناؤ جو حضور کی مدحت میں تم نے تالیف کیا ہے۔ چونکہ اس قصیدہ شریف کا علم سوا میرے کسی کو نہ تھا۔ میں نے اُن سے عرض کیا۔ حضرت کون سا قصیدہ آپ چاہتے ہیں۔ میں نے حضور کی مدحت میں اکثر قصائد لکھے ہیں۔

شیخ ابوالرجا نے فرمایا۔ وُہ قصیدہ سناؤ جس کا مطلع یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٖ

میں نے حیرت سے عرض کیا۔ یا ابا الرجاء من این حفظتھا۔ اے ابوالرجاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا۔ میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سنایا ہے۔ نہ کوئی شخص اس وقت تک میرے پاس آیا۔ جس کو یہ قصیدہ میں نے سنایا۔ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لقد سمعتھا البارحۃ تنشد ھا بین یدی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یتمایل ویتحرک استحسانا تحرک الاغصان المثمرۃ بھبوب لنسیم الریاح۔ اے بوصیری یہ قصیدہ گذشتہ رات میں نے اُس وقت سُنا۔ جب تم دربارِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کر رہے تھے۔ اور حضور اس قصیدہ کو سُن کر اظہارِ پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل و تحرک فرما رہے تھے۔ جیسے وُہ ڈالی نسیم ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ بوصیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ سن کر میں نے علی الفور وہ قصیدہ اُن کی خدمت میں پیش کیا۔ بس اس کے بعد شہر بھر میں یہ خبر عام ہوگئی۔

صاحب الشوارد الفردہ اتنا اور زیادہ لکھتے ہیں کہ شدہ شدہ یہ خبر ملک الطاہر کے وزیر بہاؤالدین تک پہنچی۔ اُنہوں نے قصیدہ شریف کی نقل لی اور عہد کیا کہ اس قصیدہ مبارکہ کو روزانہ

برہنہ پا اور برہنہ سر کھڑے ہو کر سنوں گا۔ چنانچہ اس کی برکت سے اُن کے دین و دُنیا کے بہت سے کام پورے ہوتے اور مصیبتیں فرو ہوئیں۔ پھر سعد الدین فارقی وزیر موصوف کے فرمان نویس کو آشوب چشم ہوا۔ حتیٰ کہ بصارت جاتے رہنے کا اندیشہ ہو گیا۔ خواب میں کسی نے کہا کہ بہاؤ الدین سے بردہ لے کر آنکھوں سے لگا۔ وہ گئے، اور خواب بیان کیا۔ بہاؤ الدین نے کہا بردہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نعت میرے پاس ہے۔ جو شفاء امراض میں خاص اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ سعد الدین نے وہ قصیدہ لیا آنکھوں سے لگایا اور پڑھا۔ علی الفور صحت یاب ہو گئے۔ ایسا ہی صاحب عطر الوردہ نے نقل کیا۔

اس تذکرہ سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ ناظم نظم علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بہاؤ الدین وزیر کے ہمعصر تھے۔ اور بہاؤ الدین وزیر [1] ۵۸۱ھ کے اندر وادی نخلہ میں پیدا ہوئے۔ جو حوالی مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور ۶۷۷ھ میں بمقام قاہرہ وصال فرمایا۔ اور آپ کی عمر کا اکثر حصہ حلب، دمشق اور قاہرہ میں گزرا۔ بہاؤ الدین وزیر خود بھی اچھے شعراء میں مانے جاتے تھے۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ۶۹۴ھ وفات معلوم ہوتی ہے۔

اس لئے کہ عقیدۃ الشہدہ شرح قصیدۃ البردہ للخرلوتی کے سرنامہ پر یہ عبارت موجود ہے:۔

"فان قصیدۃ البردۃ الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ للشیخ شرف الدین ابی عبد اللہ محمد بن سعید الدولاصی ثم البوصیری المتوفی سنۃ اربع وتسعین وستمائۃ"

گویا یہ قصیدہ مبارکہ کم از کم سات سو برس یا اس سے کچھ زائد مدت سے صوفیاء و اولیاء کبار میں معمولاً جاری ہے اور بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ یہ اندازہ عمر قصیدہ عرض کی ہے۔ ممکن ہے اس سے بھی زائد مدت کا ہو۔ اس لئے کہ بہاؤ الدین وزیر ملک الظاہر کے عہد میں اس کا وجود تھا۔ اور وہ اسے ننگے سر ننگے پیر کھڑے ہو کر سنتے تھے۔ اور اس سے بہت سی مہمات حل کراتے۔ اور اس کی برکت سے مرادِ دلی حاصل فرماتے تھے۔

---

[1] متوفی سنہ ۶۹۱ھ

انبان ریح صبا، کہیں واطرب العیس حادی العیس بالنغم تو گویا یہ مختلف مضامین ثوب عشق و محبت پر خط ہیں۔ اس بنا پر اس قصیدہ مبارکہ کا نام قصیدہ بردہ رکھا گیا۔

۲۔ بعض نے کہا کہ بردہ ایک اسم ہے جس سے ٹھنڈک حاصل کی جائے اور اس کا ماخذ برد ہے جس کے معنی سوہان، سوئیدن اور راست کردن کے ہیں۔ تو چونکہ اس قصیدۂ مبارکہ کے الفاظ حشو و زوائد سے مصئون، لوازمات شاعری سے مزین ہیں۔ اور اس کے پڑھنے سے قلب میں برودت اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ بنابریں اسے قصیدہ بردہ کہا گیا۔

۳۔ اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بردۃ ماخوذ بَرَد سے ہو۔ یعنی ترویح و تنفیس اور ملائمت بالخیر۔ جیسے عُرفِ عرب میں کہتے ہیں۔ بَرَدَا امرنا یعنی صلح وحُسن، تو چونکہ یہ قصیدۂ مبارکہ حصولِ صفار روح اور بسبب راحتِ قلبِ قاری ہے۔ اس لئے اسے بردہ کہا گیا۔

۴۔ چوتھی وجہ میں لکھتے ہیں۔ قیل التی علیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بردتہ المبارکۃ فی النوم عند سماع القصیدۃ تغوثی لساعتہ۔ یعنی کہا جاتا ہے کہ جب یہ قصیدہ خواب میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کو سنایا۔ تو حضور نے اپنی بردیمانی اُن پر ڈالی تو علی الفور آپ کو صحتِ کاملہ حاصل ہو گئی۔

۵۔ اور شرحِ شیخ محی الدین محمد بن مصطفےٰ المعروف بہ شیخ زادہ میں اس طرح ہے۔ ثم قصۃ وصول البردۃ من الحضرۃ للصلۃ مشھورۃ وحکایۃ ماشوھد من اثر برکتہا فی الکتب مسطورۃ واشتھار شانھا العجیب عند جماھیر الانام اغنانی من الکفار فی وصفھا واطالۃ الکلام۔ یعنی قصہ بردیمانی عطا ہونے کا دربارِ رسالت سے مشہور و معروف ہے۔ اور حکایاتِ عجائب و غرائب اس قصیدہ کے کتابوں میں مسطور ہیں۔ اور شہرت جماہیر انام میں اس قصیدہ کی اس قدر ہے کہ اُس نے ہمیں اس کے فضائل زیادہ بیان کرنے سے مستغنی کر دیا۔ اور اطالتِ کلام سے بچا لیا۔

۶۔ علاوہ ازیں عطر الوردہ میں سعد الدین الفارقی کی آشوبِ چشم میں پریشانی لکھتے ہوئے لکھا ہے۔ فرآنی المنام قائلاً لہ امض الی الصاحب بہاؤ الدین وخذ منہ البردۃ واجعلہا علی عینیک تبرء بہا۔ یعنی سعد الدین نے خواب میں دیکھا۔ کہ

وجہ تسمیہ قصیدۃ البردہ

فالج سے سخت آشوبِ چشم کی شدت سے نجات، امورِ ملکی دینی دنیوی کی مہمات کا حل تو اس کی برکت سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ عرض ہو چکا۔ اس بناء پر صاحبِ عطر الوردہ نے لکھا:

"ان البردۃ الثوب المخطط کما فی القاموس والناظم قدس سرہ یذکر فیھا المضامین المختلفۃ فتارۃ یذکر الصبابۃ ولوازمھا من الاشواق والاحزان ومرۃ یتجرد من نفسہ مخاطباً ویحاورہ عتابا ویخاطبہ سوالاً وجواباً وطوراً یعترف بالتقصیر ویعتذر عنہ وحیناً یحذر عن مکائد النفس ویعظ الناس وساعۃ یتشبث بالرجاء ویستغیث ویستشفع بہ صلی اللہ علیہ وسلم ووقتاً یمدحہ علیہ السلام ویشرح کمالاتہ الذاتیۃ والمکتسبۃ ویبین معجزاتہ الظاھرۃ الباھرۃ ویذکر فضائل اصحابہ بالتمیادہ الی غیر ذالک فکانہ لکل مضمون لون عجیب رائق یشبہ کل مضمون بخط حسن الھیئۃ الرائق فشابھت القصیدۃ ببردۃ مخططۃ فسمیت بھا۔"

خلاصہ یہ کہ لغت میں بردہ دھاریدار کپڑے کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس قصیدہ میں ناظم فاہم نے مختلف مضامین کی آرائش کی ہے۔ کہیں بادِ صبا سے مخاطبہ، کہیں اظہارِ شوق و ذوق کہیں غمِ ہجر کی داستان، کہیں تنہائی کا شکوہ کہیں نفسِ امارہ پر عتاب کہیں مدعی مدعا علیہ کے سوال وجواب، کہیں اعترافِ قصور۔ کہیں عذر خواہی، کہیں نفس کے مکروں سے ڈرانا، کہیں عوام و خواص کو وعظ سنانا، کہیں دربارِ رسالت میں استغاثہ، کہیں سرکارِ مدینہ کے حضور میں استشفاع۔ کہیں مدحت و مناعت کہیں شرح کمالاتِ ذات، کہیں اظہارِ معجزات، کہیں فضیلتِ صحابہ، کہیں ہا نحتت[1] عذباتِ

---

[1] یہ آخری شعر ہے قصیدہ بردہ شریف کا جس کا ترجمہ ہے۔ تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک بادِ صبا (پروا کی ہوا) درختِ بان کی شاخوں کو ہلاتی رہے جب تک اونٹوں کو شتربان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔ ۱۲

بہاؤالدین کے پاس جا۔ اور بردہ لے کر آنکھوں سے لگا۔ ابھی صحت یاب ہو جائے گا۔

فجاء الی الصاحب وقص علیہ ماراٰئ فقال ماعندی شیئ یقال لہ البردۃ و انما عندی مدیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نستشفی بہا فاخرجہ ووضعہا علیٰ عینیہ وقرء وھو جالس فشفاہ اللہ تعالیٰ من الرمد لوقتہٖ تو سعدالدین اپنے حاکم بہاؤالدین کے پاس آئے اور خواب بیان کیا۔ بہاؤالدین وزیر نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی ایسی شئے نہیں۔ جسے بردہ کہا جاتا ہے۔ مگر ایک نعت حضور کی ایسی مقبول ہے کہ اُس سے اللہ مریضوں کو شفا دیتا ہے اور وہ قصیدہ نکال کر اُن کی آنکھوں سے لگایا اور سنایا۔ اُسی وقت خدا نے صحت عطا فرمائی۔ اقول وباللہ التوفیق۔

اس واقعہ سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس قصیدہ مبارکہ کا نام بردہ تو عالم ارواح میں اولیاء وکملا کے اندر مشہور تھا۔ لیکن بہاؤالدین وزیر کو اس کا علم اس سے زائد نہ تھا کہ وہ اس قصیدہ کو نعت شریف جانتے تھے۔

بہرحال قصیدہ شریف کا نام قصیدہ بردہ پانچ توجیہات سے تو توجیہاً مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور شیخ زادہ کے قول کے مطابق یہی نام مشہور و معروف ہے۔

عام اس سے کہ ردا مبارک عطا کی گئی ہو۔ یا مناسبت مضمون کے اعتبار سے ہی اس نام سے مسمّی ہوا ہو۔ بہرحال یہ قصیدہ 'قصیدہ بردہ شریف' کے نام سے مشہور ہے۔

اور قصیدہ کی پسندیدگی پر عطاء بردیمانی بعید از عطاء بھی نہیں۔ اس لئے کہ قصیدہ بانت سعاد جب حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد بارگاہِ رسالت میں بغرض عفو تقصیرات پیش کیا اور دربار رسالت میں سنانا شروع کیا تو جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ اس شعر پر آئے۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ من سیوف اللہ مسلول !

"یعنی ہمارے حضور یقیناً برہنہ تلوار ہیں۔ اور اس کی چمک سے نورِ ہدایت عالم میں عام پھیل رہا ہے۔"

تو حضور نے بردیمانی کعب کو عطا فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ کعب نے مُهَنَّدٌ من سیوف الهند مسلول کہا تھا اس لئے کہ ہندوستان کے لوہے کی تلواریں عرب میں بہت مشہور تھیں۔ تو حضور نے سیوف الهند کی جگہ سیوف اللہ فرما کر اصلاح کی۔ اور یہ چادر ایک مدت تک آپ کے گھرانہ میں تبرکاً رہی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس ردائے مبارک کو دس ہزار درم میں لینا چاہا۔ مگر حضرت کعب نے عطاءِ سرکار کے بدلے درم و دینار پسند نہ کیے۔ آخر ش ورثاء کعب سے بعد وفاتِ کعب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار درم کو خرید لیا۔ اور اُن کے بعد خاندانِ عباسیہ میں بھی یہ تبرکاً رہی۔ اور تاجپوشی کے وقت خلیفہ کے شانوں پر ڈالی جاتی تھی۔ پھر فتنۂ تاتاریہ میں یہ چادر شریف مفقود ہو گئی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قصیدہ کی بخششوں میں دربارِ رسالت سے عطاءِ ردا ہوئی ہے اور بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اگر عطا ہوئی ہو۔ تو تعجب نہیں۔

لہٰذا قصیدہ بردہ کا نام ردا اور بردِ یمانی سے منتسب ہونا صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آدابِ قرأتِ قصیدۂ مبارکہ

اوّل ایک نکتہ عجیبہ مرکوزِ خاطر رہے۔ کہ اس قصیدہ مبارکہ کی ابتدا میں ایک بشارتِ خاص ہے۔ اور اختتامِ قصیدہ میں اُس بشارت کا نتیجہ ہے جو بزبانِ حال بتا رہا ہے کہ اس قصیدہ کا ملازم ہمیشہ امن میں رہ کر فرح و طرب کے قلعہ حصین میں محفوظ رہے گا۔

چنانچہ اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِي سَلَمٍ میں اَمِنْتَ نکلتا ہے۔ جس کے معنی ہیں تو امن میں آگیا۔ اور قصیدہ میں ہے۔ وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ تو امن و امان کا نتیجہ طرب و فرحت ہے۔ گویا قصیدہ مبارکہ اَمِنْتَ شروع کرنے والے کو سنا کر ختم پر خیریت کی بشارت عطا دیتا ہے[1]۔

---

[1] یہ مضمون قصیدہ بردہ کے پہلے اور آخری شعر کی شرح میں صاحب عطر الوردہ نے بھی درج کیا ہے ۱۲ منہ

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں اوحد العلماء الاعلام و مفرد العظماء الفخام الانسان الکامل الجہبذ الفاضل ذو النسب الرفیع السامی صاحب الادب البدیع النامی، قاموس البلاغۃ و الفصاحۃ و نبراس الافہام السید عمر افندی مفتی مدینۃ خرپوت و مفید الحکام صحیح الاحکام فرماتے اور فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ نہ ظاہر ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اس کو محمول کرے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے۔ تاکہ اس کی برکت سے زیارت سرکار ابد قرار صلے اللہ علیہ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو انہوں نے اپنے شیخ کامل کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ لعلك لا تراعی شرائطها غزنوی شاید تو اس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتا۔ علامہ غزنوی نے عرض کیا لا بل اراعیها۔ نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ فراقب الشیخ تو اُن کے شیخ نے مراقبہ کیا۔ اور فرمایا۔ وقفت علی سرہ وھو انك لا تصلی بالصلوٰۃ التی صلی بها الامام البوصیری اذ ھو یصلی علیه علیه السلام بقوله ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے۔ وہ معلوم ہوگیا۔ وہ یہ ہے کہ تم وہ درود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری نے حضور پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ درود یہ ہے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اور اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص سر ہے۔ اس کے سوا اور کوئی درود نہ ہو چنانچہ شرائط قرأت میں اول یہ ہے کہ

(۱) باوضو ہو۔
(۲) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر پڑھے۔
(۳) تصحیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زیر زبر کا لحاظ رکھے۔
(۴) جو شعر پڑھے۔ اُس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو۔ تو اُس

کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ جیساکہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ حزب الاعظم میں فرمایا:-

"فعلیک بحفظ مبانیہ والتامل فی معانیہ"

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نہ کہ نثر کی طرز پر۔

(۶) تمام قصیدہ اول حفظ ہو۔ پھر معمولاً پڑھے

(۷) جو اس کی قرات کرے۔ اور ورد بنائے۔ وُہ پہلے اجازت کسی ماذون سے حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اول اور آخر میں مخصوص وُہ درود پڑھا جائے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار والا میں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

یہ شرائط علامۃ الفہامہ امام بوصیری رحمہما اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرلوتی مفتی مدینہ خرلوتی نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے قاعدہ کے تحت طریق تلاوت یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سید علی بخاری سہروردی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔ طریق تلاوت یوں لکھا ہے کہ:-

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسب مقدور ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں۔ اور کھانا شیریں نمکین دو طرح کا ہونا چاہیئے۔ اول اُس کھانے پر حضور کی وساطت سے مصنف قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور کا نام نامی آتے اُس کی تین بار تکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) وقت معین پر روزانہ کا ورد رہے۔

(۵) مقدرت ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں طریق مذکور پر کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے اول یہ درود شریف پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلَاَ الدُّنْیَا وَمِلَاَ الْاٰخِرَۃِ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلَاَ الدُّنْیَا وَمِلَاَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدً

مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ
مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ
يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ
يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ
النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِحْ
حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَامُوْلَهٗ فِیْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ ۔

۱۷، قصیدہ ختم کرکے یہ دُعاء پڑھی جائے :۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَيْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ
لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَهْلِكَ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ
مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ
ابْتَلَيْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَيَا مَنْ قل عند نعمته شكری فلم
يحرمنی ويا من قل عند بلية صبری فلم يخذلنی ويا من رآنی
علی الخطايا فلم يفضحنی يا ذا المعروف الذی لا ينقضی ابدا و يا
ذا النعماء التی لا تحصی ابدا اسئلك ان تصلی علی سيدنا محمد و
علی آل سيدنا محمد وبك ادرءُ فی نحور الاعداء والجبابرة
اَللّٰهم انك تعلم سری وعلانيتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی۔ آمين برحمتك
يا ارحم الراحمين ۝

منتخب اشعار قصیدہ بُردہ برائے حصول مرام

ہدایت خواندن شعر برائے حصول مرام

(۱) مندرجہ ذیل اشعار میں سے جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کے اول آخر تین بار یہ درود شریف ضرور پڑھا جائے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲) جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کی زیر زبر اور صحت الفاظ کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

(۳) خشوع وخضوع سے باوضو رو بقبلہ بیٹھ کر پڑھا جائے۔

(۴) اول کچھ فاتحہ بتوسل سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہو۔

خواص از شرح خرلوتی

ضُعفِ قلب وغمگینی وتنگی نفس کے لئے یہ شعر مبارک حروفِ مقطعات میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ چند روز کھلانے سے صحت ہوگی۔ اور اگر شیشہ کے برتن پر شعر لکھا جائے اور دھو کر پلایا جائے تو ضیق النفس کو عجیب الاثر ہے۔ ؎

لَوْلَا الْھَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ ۔ وَلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

تنبیہ

حروفِ مقطعات لکھنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ مرکب حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھا جائے۔ حسب طریقۂ ذیل:-

ل و ل اا ل ہ و ی ل م ت ر ق د م ع ا ع ل ا ط ل ل - و ل ا ا ر ق ت ل ذ ک ر
ا ل ب ا ن و ا ل ع ل م +

خواص ایضاً منہ

برائے قضاء حاجات وحصول مرادات تین بار یہ شعر پڑھ کر کام شروع کرے۔ انشاء اللہ

حاجت و مقصد پورا ہو۔

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ　　بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

خواص ایضاً منہ

(۱) اگر اپنی بیوی کی طرف سے کسی راز مخفی کا وہم ہو۔ تو اس شعر کو لیموں کے پتے پر لکھ کر جب کہ وُہ سو رہی ہو۔ اُس کے سینہ پر رکھ دیں لیکن یہ خیال رہے کہ بائیں چھاتی پر رکھیں تو وہ سوتے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دے گی۔

(۲) اور اگر کسی پر چوری کا شبہ ہو تو شعر مذکور مینڈک کی رنگی ہوئی کھال پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اُس سے سوال کرے۔ وُہ دہشت زدہ ہو کر علی الفور اقرارِ جرم کرے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ　　وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ کے اندر رکھے۔ اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے۔ انشاءاللہ دُشمن ذلیل ہو۔ اور خود اُس کے شر سے محفوظ رہے ۵

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ　　اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

خواص ایضاً منہ

برائے مقہوریٔ اعداء گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ میں اس طرح رکھے کہ پیشانی کی طرف یہ نقش رہے۔ انشاءاللہ شرِ عدو سے محفوظ و مصئون رہے گا۔ اور اگر مطالعہ کتب سے جی گھبرائے اور مضمونِ کتاب سمجھ میں نہ آئے تو یہ شعر ایک سو انیس بار پڑھ کر مطالعہ کرے۔ انشاءاللہ کتاب حل ہو گی ۵

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ　　مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

خواص ایضاً منہ

مصر علی العصیان کی اصلاح کے لئے یہ عمل عجیب الاثر ہے۔ مندرجہ ذیل شعر ایک کاغذ پر بعد نماز جمعہ لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پلائیں۔ اور اُسی جگہ رو بقبلہ بٹھائیں اور خشوع و

خضوع سے بارگاہِ الٰہی میں دُعا، توفیق توبۃ النصوح کرائیں۔ عصر و مغرب وہاں ہی پڑھی جائے۔ عشاء تک اسی طرح صلوٰۃ وسلام بخشوع و خضوع پڑھا جائے۔ تو انشاء اللہ ہر قسم کے کبائر سے محفوظ رہے ؎

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّ لَا حَكَمًا فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

خواص الیضاً منہ

برائے حاجاتِ دینی و دنیوی یہ بیت مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ معہ اوّل آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ انشاء اللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو۔ اور اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے۔ تو بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔ بفضلہ تعالیٰ مراد پوری ہوتی ہے ؎

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

خواص الیضاً منہ

برائے آسانی سکراتِ موت بالین مریض پر پڑھیں۔ اگر وقت پورا ہو چکا ہے۔ موت آسانی سے ہو گی۔ ورنہ شفاء عاجل حاصل ہو۔ ؎

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

خواص الیضاً منہ

جنگل یا آبادی میں جب کہ وحوش وسباع کا خطرہ ہو۔ تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر اپنے گرد انگشتِ سبابہ[1] سے حصار کرے۔ انشاء اللہ دائرہ کے اندر وہ وحشی داخل نہ ہو سکے گا بلکہ اگر سبع[2] ی مزاج کا انسان بھی ہو گا۔ تو اُس سے بھی محفوظ رہے ؎

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

خواص الیضاً منہ

سفر میں جاتے ہوئے یہ بیت مبارک ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرع اپنے گھر میں رکھ دے۔

---

[1] شہادت کی اُنگلی سے اپنے گرد دائرہ لگائے ۱۲ [2] درندہ صفات یعنی ظالم ۱۲

اور دوسرا مصرع اپنے ساتھ سفر میں لے جائے۔ انشاء اللہ لعافیت گھر واپس آئے ؎

مَا سَامَنِی الدَّھرُ ضَیمًا وَّاستَجَرتُ بِہٖ　　اِلَّا وَنِلتُ جِوَارًا مِّنہُ لَم یُضَمِ

خواص الضامنہ

اگر کسی عورت نے مرد کو باندھ دیا ہو۔ یعنی اُس کے سوا کسی سے مجامعت کے قابل نہ ہو سکتا ہو۔ تو تین انڈے مُرغ کے جوش دے کر چھیلے اور دو انڈوں پر حروفِ مہملہ میں پہلا مصرع اس طرح لکھے۔ کہ دونوں انڈوں کے چاروں طرف حروف پُر ہو جائیں۔ اور دوسرا مصرع تیسرے انڈے پر اُسی طرح لکھ کر پہلے مصرع کے دونوں انڈے خود کھالے۔ اور تیسرا انڈا عورت کو کھلا دے۔ انشاء اللہ کھل جائے گا اور سحرِ سفلی جو اُس پر کیا گیا ہے۔ رد ہو جائے گا۔ ؎

وَبِتَّ تَرقٰی اِلٰی اَن نِلتَ مَنزِلَۃً　　مِن قَابَ قَوسَینِ لَم تُدرَک وَلَم تُرَمِ

یہ اشعار تو وہ ہیں جو علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں خاص طور پر بیان فرمائے اب وہ اشعار نذرِ ناظرین ہیں جو ہمارے اجداد کرام سے ہمارے خاندان میں عملاً معمول ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

خواص

اَمِن تَذَکُّرِ جِیرَانٍ سے فَمَا لِعَینَیکَ اِن قُلتَ تک تین شعر ہوتے ہیں۔

ان تینوں اشعار کو اگر شیشہ کے برتن پر لکھ کر مینہ کے پانی سے اُس جانور کو پلایا جائے جو تابعِ فرمان نہ ہو۔ تو علی الفور مطیع ہو جائے۔

اور اگر یہ تینوں شعر ہرن کی جھلی پر لکھ کر لکنت والے کے بازو پر باندھ دیں تو رکاکتِ لسانی دور ہو۔ اور بعون اللہ تعالیٰ فصیح اللسان ہو جائے۔

خواصِ بیت

جس شخص کے دل میں حُزن و ملال یا تنگی ہو۔ اور مکدر رہتا ہو۔ اُسے یہ بیت مبارک حروفِ مقطعہ میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ انشاء اللہ رفع مرض ہوگا۔ اور اگر شیشہ پر لکھ کر دھو کر پلا دیں تو بھی مفید ہوگا۔ لیکن تفاح یعنی سیب پر لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے ؎

۵ فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ ❊ بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ❊ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

یہ بیت مبارک ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور چینی پر لکھ کر پلائیں تو جلد زمیں شفا حاصل ہو۔ بلکہ اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدۂ بردہ شریف

بدو منظوم تراجم (اردو فارسی)

فارسی ترجمہ	اردو ترجمہ
از مولانا عبدالرحمٰن جامی	از محمد فیاض الدین نظامی

۱

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

خون کے آنسو جو آنکھوں سے رواں ہیں دمبدم	کیا تمہیں یاد آ گئے ہمسایگانِ ذی سلم
اشکِ چشم آمیختی با خون رواں گشتہ بہم	اے زیادِ صحبتِ یارانت اندر ذی سلم

۲

اَمْ ہَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَاءِ کَاظِمَۃٍ
وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہ اضم	یا صبا لائی ہے سمتِ کاظمہ سے اک پیام
یا مگر در نیم شب برقے جہید از اضم	یا مگر از کاظمہ بادے وزید از کوئے دوست

۳

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو رہی ہیں زار زار — کیا ہوا دل کو ترے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم

چیست چشمت را چہ گوئی خشک شو گریاں شود — چیست دل گوئی بہوش آ شیفتہ گردد ز غم

۴

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

ہے عبث تیرا گماں چھپتا نہیں ہے رازِ عشق — اسکو افشا کر رہے ہیں سوزِ دل اور چشمِ نم

اے تو پنداری کہ عشقِ عاشقاں پنہاں شود — با وجودِ آتشِ دل سوز و آبِ چشمِ نم

۵

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ ویرانوں پہ روتا گر نہ ہوتا سوزِ عشق — مضطرب کرتے نہ تجھ کو قصۂ بان و علم

گر نہ بودے عشق اشکت بر طلل کے ریختی — کے بدی بے خواب چشمت از غمِ بان و علم

۶

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں — ہیں گواہ معتبر صورت تری اور چشمِ نم

چوں کنی انکارِ عشقش چوں گواہی میدہند — بر تو اشکِ چشم دیگر زردیِ روئے سقم

۷

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

خطِ اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا — زرد گل کی طرح رخساروں پہ مانندِ عنم

عشق ثابت کرد بر رو خطِ اشک و لاغری — چوں بہارِ روئے یار و سرخیِ شاخِ عنم

۸

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ہاں خیالِ یار نے مجھ کو جگایا رات بھر — لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم

چوں خیالِ دلبرم آمد مرا بے خواب کرد — عشق آرد در میانِ خرمی رنج و الم

۹

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

ناصحا تو عشق میں کر معذرت میری قبول — ہے اگر انصاف تجھ میں کر نہ مجھ پر یہ ستم

اے کہ در عشقم ملامت می کنی معذور دار — گر ترا انصاف باشد عذر آری از کرم

۱۰

عَدَتْكَ حَالِيَ لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اب تو واقف ہو چکے اغیار بھی تیرے سوا — درد میرا ہو نہیں سکتا کسی صورت سے کم

حالِ من در تو گذشتہ سرِ من از دشمناں — نیست پنہاں دردِ من زاں گشتہ ادلم

۱۱

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تھی نصیحت خوب لیکن اسکو سنتا کس طرح	ناصحا عاشق کے حق میں ہے سماعت کالعدم
تو نصیحت می کنی نیکو و من می نشنوم	عاشقاں باشند دائم از ملامت در صمم

۱۲

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

کی ضعیفی نے نصیحت میں نے جھٹلایا اسے	گو نصیحت میں بڑھاپا ہے مبرا از تہم
شیب پندم داد و من بردم گمانِ بد برو	در چہ شیب اندر نصیحت دور باشد از تہم

۱۳

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

نفسِ امارہ نے لیکن جہل سے مانا نہیں	گرچہ پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم
نفس فرماں دہ بہ بدہا میکند دائم خراب	وز جہالت پند نپذیرد ز پیری و ہرم

۱۴

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اسکی مہمانی نہ کی کچھ میں نے کارِ خیر سے	آئی جب مہمان پیری سر پہ میرے ایک دم
ہم نکرد او کارِ نیکو بہر مہمانی او	بر سرم آمد فرود از من نگشتہ محتشم

۱۵

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

کاش میں پہچانتا توقیر اس مہمان کی — پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از رنگِ کتم
گر بدانستم کہ مہماں را نمیدارم عزیز — کردمے تغییر اسفیدیِ مویم از کتم

۱۶

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے — روکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے بہم
نفسِ سرکش را زبے راہی کہ می آرد براہ — چوں لگامے اسپ سرکش آورد از راہ ہم

۱۷

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہش گناہوں سی نہیں موتی ہے دور — جس طرح جوع البقر میں پر نہیں ہوتا شکم
پس مجو بر فعلِ عصیاں کسرِ شہوتہائے نفس — زانکہ قوّت میدہد شہوت طعام اندر شکم

۱۸

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس کی ہیں عادتیں مانندِ طفلِ شیر خوار — دودھ پیتا جائے گا جب تک نہ چھڑا دینگے ہم
نفس چوں طفل ست گر شیرش دہی ہم او خورد — ور نہ شیرش باز داری او نہ خواہد ہیچ دم

۱۹

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

خواہشوں کو روک ہر گز نفس کا تابع نہ ہو — ختم کر دے یا نہ تجھ کو عیب والا کم سی کم

باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن — چوں ہوا حاکم شود و نیت بشد یا گشت کم

۲۰

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

باز رکھ حسن عمل کو لذتِ تشہیر سے — اس چراگاہِ ہوس سے دور رکھ اپنا قدم

نفس را مشہور کن چوں در عمل جولاں کنی — ور بچرد سے انس گیر و باز دارش از ستم

۲۱

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

لذتیں چکنی غذا کی زہر قاتل تھیں مگر — کھانے والے نے نہ جانا اسمیں پوشیدہ ہی سم

لذتے کاں با مضرت باشد آرایدِ خلق — آنچناں کو در نیا بد ایں کہ زہر اندر دسم

۲۲

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

مکر سے کر خوف انکے شکم سیری ہو کر بھوک — آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم

ترس از حیلہ ہائے نفس ہاں جوع و شبع — گاہ باشد گشنگی بد تر ز سیری و تخم

۲۳

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَیْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْیَةَ النَّدَمِ

ان گناہوں میں جو آنکھوں میں بسے ہیں دور کر — منفعل ہو کر بہا اشکِ ندامت دمبدم
پس بہا از دیدگاں اشکت کہ چشمت پُر شدہ — از محارم پس ملازم شو بدرگاہ ندم

۲۴

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّیْطَانَ وَاعْصِهِمَا
فَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس و شیطاں کا مخالف بن نہ مان ان کا کہا — انکی سچی بھی نصیحت جھوٹ سے کیا کچھ ہے کم
برخلافِ نفس و شیطان باش فرمانش مبر — در نصیحت میکنندت قولِ شاں را متہم

۲۵

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَیْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کر ان کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو — جانتا ہے خوب تو مکرِ عدو مکرِ حکم
ترک کن فرمانِ ایشاں خصم باشند یا حکم — زانکہ میدانی تو مکرِ خصم و ہم مکرِ حکم

۲۶

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

توبہ کرتا ہوں میں قولِ بے عمل کے واسطے — بانجھ عورت سے امید اولاد کی رکھتے ہیں ہم
می کنم استغفر اللہ از کلامِ بے عمل — بچہ میخواہم ازاں زن کو بود صاحب عُقم

۲۷

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

کی نصیحت دوسروں کو اور رہیں خود بے عمل — ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب خود ہیں ہم

امر کردم من بخیرت خود نکردم ہیچ چیز — راستی در دین نکردم پس چہ سود از گفتنم

۲۸

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

اِک نفل کا بھی نہیں ہے زادِ راہِ آخرت — جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم

توشۂ ہر گز نہ کردم بہر زادِ آخرت — وز نماز و روزہ جز فرضی نیامد در تنم

۲۹

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى

أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

اس نبی کی پاک سنت پر کیا میں نے ستم — تھا قیامِ شب سے جن کے پائے نازک پر ورم

من ستم کردم بسے بر سنتِ خیر الرسل — آنکہ از احیائے شبہا پائے وے کردے ورم

۳۰

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْأَدَمِ

بھوک کی شدت کے باعث اور فاقوں کے سبب — آپ نے پتھر سے باندھا نازپروردہ شکم

سنگ بستے بر شکم آں نازنیں از گشنگی — صرف کردے در رہِ حق جملہ دینار و درم

۳۱

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

بن کے سونے کے پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضور — کچھ توجہ تک نہ کی، تھے آپ وہ عالی ہمم
کوہ از زر کرد خود را عرض تا گردد قبول — روئے گردانید از آں زر مصطفٰے اخیر الشیم

۳۲

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقویٰ کو کیا مضبوط تر — سچ ہے حاجت غالب آ سکتی نہیں اوپر عصم
با ضرورتہا کہ بودش میل بر دنیا نہ کرد — از ضرورت خستہ نبود آنکہ دور است از جرم

۳۳

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کیا کرے مائل ضرورت انکو دنیا کی طرف — گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم
چوں تواند خواند بر دنیا ضرورت آنکہ گر — نامدے دنیا گہے بیروں نگشتے از عدم

۳۴

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

یا محمد دو جہاں کے آپ ہی سردار ہیں — شاہِ جن و انس بھی اور مہتر عرب و عجم
آں محمد سیدِ کونین فخر انس و جاں — بہتر اہلِ دو عالم مہتر عرب و عجم

۳۵

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاہِیْ فَلَا اَحَدٌ

اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی ہمیبر ہیں نہیں اُن کا جواب ۔۔۔ ہیں نہایت صاف گو وہ قول لا ہو یا نعم

آمر و ناہی ہمیبر آں رسولِ راست گو ۔۔۔ راست گو تر زو نہ بُد در قولِ لا و در نعم

۳۶

ہُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ

لِکُلِّ ہَوْلٍ مِّنَ الْاَہْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہ حبیب ایسے ہیں جن سے ہے شفاعت کی اُمید ۔۔۔ وقت ہول و خوف میں پیش آئینگے جب رنج و غم

آں حبیبے کو بود اُمید گاہِ مردماں ۔۔۔ در شفاعت نزد سختیہائے پیچیدہ بہم

۳۷

دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ

مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ

دعوتِ حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول ۔۔۔ ایسی رسّی اُس نے پکڑی جو نہ ہو گی منفصم

مرورا خواند سے بحق دہر کہ در وے دست زد ۔۔۔ دست زد در حبلِ محکم کاں بریدہ نشندم

۳۸

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ

وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خَلق میں اور خُلق میں ۔۔۔ انبیاء میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

بہتر پیغمبراں در خَلق و در خُلق آمدہ ۔۔۔ کس چو او نامد نہ در علم و نہ در وصفِ کرم

۳۹

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

انبیاء سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انہیں — ایک چلّو بحر سے یا قطرہ ابرِ کرم
ملتمس از وے ہمہ از انبیاء و از رسل — یک کف از دریائے علم و شربتے ز ابرِ کرم

۴۰

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

اپنے حدِ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں روبرو — جیسے نقطہ حرف میں اعراب لفظوں میں بہم
نزد او استادہ جملہ ہر کسے در حدِ خویش — نقطۂ از علم دارد یا نصیبے از حکم

۴۱

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سرکارِ عالی مرتبت — اسلئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم
از خلائق او بود در صورت و معنی تمام — برگزیدش در محبت خالقِ روح و نسم

۴۲

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں اُن کا محاسن میں شریک — حُسن میں جوہر ہے اُس کا فردِ کل لاینقسم
او منزّہ از شریک اندر محاسن آمدہ — جوہرِ حسنِ محمدؐ پارہ نامد در قسم

۴۳

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمُ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ — اور جو ممکن ہو کر مدحِ نبی محترم

آنچہ ترسایاں بگفتند در حقِ عیسیٰ مگو — پس بگو در حقِ سید آنچہ خواہی از حکم

۴۴

فَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر — جتنی عظمت چاہیئے کر شانِ والا میں رقم

نسبت اندر ذاتِ او کن ہر چہ خواہی از شرف — نسبت اندر قدر او کن ہر چہ خواہی از عظم

۴۵

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی — ہو بیاں کس منہ سے توصیفِ شہِ خیر الامم

فضل و جاہِ مصطفےٰ حدے ندارد در کمال — تا تواند کرد شخصے روشن آں را بیش و کم

۴۶

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اَحْيٰى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

ان کی عظمت کے مساوی معجزے ہوتے اگر — نام انکا زندہ کرتے استخواں ہائے رمم

در خورِ قدرِ بزرگش گر نمودے معجزست — یاد نامش زندہ کردے استخواں ہائے رمم

۴۷

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَا الْعُقُولُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمٖ

باز رکھا امتحاں سے جس سے عاجز فہم ہو | مہربانی کی نہ پھنسے یوں شک و حیرت سے ہم
آنچہ او فرمود عقل از فہم آں عاجز نہ شد | بر صلاحِ ما حریص ست بے گماں و بے نہم

۴۸

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمٖ

سرِ باطن کی حقیقت نے کیا خلقت کو دنگ | دُور سے نزدیک سے ہر طرح ہے مجبور فہم
عاقلاں از فہم معنیٔ محمد عاجز اند | اہلِ عالم جملہ در وصفش کشیدہ بستند دم

۴۹

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٖ

وہ ہیں مثلِ شمس جو ظاہر ہو چھوٹا دُور سے | اور آنکھیں قرب سے ہوتی ہیں خیرہ ایک دم
مثلِ خورشید ست حالش کو بود کوچک ز دور | در برابر چشمہائے مردم اندازد بہم

۵۰

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمٖ

اہلِ دنیا کس طرح ان کی حقیقت پا سکیں | خوابِ غفلت میں ہیں گویا قوم خوابیدہ ہیں ہم
چوں بدانندش حقیقت اہلِ عالم چوں بود | مستِ خواب و دیدنش در خواب وا اند مغتنم

۵۱

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر — جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ اتم
مبلغ معلومِ مردم آں کہ سید آدمی ست — بہترین مرسلاں باشد رسولِ محتشم

۵۲

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهِ بِهِمِ

جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے — آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم
ہرچہ آوردند مجموعِ رسل از معجزات — آں ز نورِ مصطفےٰ آمد بایشاں لاجرم

۵۳

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

آفتابِ فضل ہیں وہ اور ستارے سب رسل — کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب انوارِ کرم
او بود خورشیدِ فضل و دیگراں سیارگاں — روشنی سیارگان ظاہر کنند اندر ظُلَم

۵۴

حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

ہو گیا خورشید طالع اور ہوا روشن جہاں — آپ کے نورِ ہدایت سے ہوئیں زندہ اُمم
پیشوائے خلقِ عالم شد چو آمد در وجود — چوں عدم پوشیدہ شد از نورِ او جملہ اُمم

۵۵

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٖ

کیا عظیم الخلق ہے صورت مزین خُلق سے — حُسن صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم

خلقِ پیغمبر نکو بر خلقِ خوش آراستہ — مشتمل بر حسن یا شد بر بشارت متسم

۵۶

کَالزَّھْرِ فِیْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّھْرِ فِیْ ھِمَمٖ

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر — دہر ہیں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم

چوں بہار از تازگی بدرہمچو بدر اندر شرف — ہمچو دریا در کرم چوں روزگار اندر ہمم

۵۷

کَاَنَّہٗ وَھُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِہٖ

فِیْ عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاہُ وَفِیْ حَشَمٖ

ہیں جلال و رعب میں سرکار عالی بے نظیر — جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج و حشم

گر کسے دیدش تنہا خود ہمی پنداشتے — کز بزرگی او ست اندر لشکر و خیل و حشم

۵۸

کَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ صَدَفٍ

مِنْ مَّعْدِنَیْ مَنْطِقٍ مِّنْہُ وَمُبْتَسَمٖ

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں — معدنِ نطق و تبسم ہے وہ دہنِ محترم

درِّ مکنوں در صدف دندانِ او بد گوئیا — واں دہن گویا کہ می افشاند مروارید ہم

۵۹

لَا طِیبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

طُوْبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

ہے وہ خوش قسمت جو سونگھے اور بوسے کرے ۔۔۔ بے بدل خوشبو ہے خاکِ تربتِ شاہِ امم

ہیچ بوئے خوش چو بوئے خواب گاہِ او نبود ۔۔۔ نیک بخت آنکس کہ بوئید ست و بوسید ست ہم

۶۰

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیبِ عُنْصُرِهٖ

یَا طِیبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ہوگئیں ظاہر ولادت سے سب اُن کی خوبیاں ۔۔۔ پاک اُن کی ابتدا بھی پاک اُن کا مختتم

وقتِ زادن پاکیٔ ذاتِ شریفش شد پدید ۔۔۔ پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم

۶۱

یَوْمٌ تَفَرَّسَ فِیْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ

قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہلِ فارس نے سنی جوں ہی ولادت کی خبر ۔۔۔ ہوگئے وحشت زدہ اور چھا گیا کرب و الم

اہلِ فرس آں روز دانستند کا یشاں را نمود ۔۔۔ بعد ازیں درد و ملال و خواری و رنج و نقم

۶۲

وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

محلِ کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہوگیا ۔۔۔ منتشر سب ہوگئے کسریٰ کے ساتھی ایکدم

طاقِ کسریٰ شد خراب و کنگرِ کسریٰ شکست ۔۔۔ در شکست احوالِ کفار و دگر نامد بہم

۶۳

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتشِ فارس نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے — نہر بھی چشموں کو بھولی از رہِ اندوہ و غم
آتشِ گبراں بمرد از حزن و اندوہ و ملال — چشمۂ آبِ رواں شد خشک در جوئے سدم

۶۴

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

اہلِ ساوہ تھے پریشاں خشک چشمے دیکھ کر — لوٹتے تھے گھاٹ سے غصہ میں پیاسے پُر الم
ساوہ غمگیں شد چو گشتش آبِ دریاچہ خشک — تشنگاں زو باز گشتند جملگی در درد و غم

۶۵

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

پانی پانی ہو گئی تھی آگ مارے رنج کے — اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سوز و غم
گوئیا بر جائے آتش آب بودے سرد و تر — از غم و بر جائے آب آتش بدے سوزان و گرم

۶۶

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ.

کی شیاطیں نے فغاں انوار بھی چمکے وہاں — نورِ حق روشن ہوا الفاظ و معنی سے بہم
لشکرِ شیطاں فغاں کردہ ز اندوہ تمام — نورِ حق تاباں ز معنیٰ و کلم شد دمبدم

۶۷

عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اندھے اور بہرے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں | اور کیسے دیکھتے تخویفِ برق از رنج و غم

کور و کر گشتند نشنیدند بشارت از خدا | ہم ندیدند برقِ بیم از غایتِ رنج و الم

۶۸

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دی خبر اقوام کے سب کاہنوں نے اسطرح | دین سب باطل ہوئے اور ہو گئے سب کالعدم

پس ازاں کاخبار ایشاں کردہ بودند کاہناں | آنکہ دینِ شاں کژ است و نیست خواہد گشت ہم

۶۹

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

بعد ازاں یوں ٹوٹتے تاروں کو دیکھا چرخ پر | اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر صنم

دیدہ بودند ز آسماں آتش بزیر افتادہ بود | در زمیں ہم سرنگوں از خواری افتادہ صنم

۷۰

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُو إِثْرَ مُنْهَزِمِ

بھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطاں یوں | ایک پیچھے دوسرے کے سر پہ رکھا اپنا قدم

از طریق وحی دیواں جملہ آوارہ شدند | دل شکستہ از پئے ہم می رسیدند از ہزم

۷۱

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

تھا وہ لشکر ابرہہ کا یا پراگندہ سی فوج — سنگریزے جن پہ پھینکے تھے یدِ شاہِ امم
چوں دلیرانِ یمن بودند گویا در گریز — یا چو آں لشکر کہ از خاک کفش گشتند گم

۷۲

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

لے کے نام اللہ کا پھینکا جو کنکر آپ نے — حضرتِ یونس کو اُگلے جیسے ماہی کا شکم
او فگندہ از پئے تسبیح در دستِ رسول — مثلِ تسبیحے کہ یونس را بیفگند از شکم

۷۳

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

ہو کے مسجود آپ کی دعوت پہ اشجار آگئے — پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے نہ تھے گو وہ قدم
ہم درخت آمد بفرمانش بہ نزد و سجدہ کرد — می وید سے سوئے او دائم بساقِ بے قدم

۷۴

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

اُن درختوں نے لکیریں خوب کھینچیں اِک لکھا — ڈالیوں سے اپنی وسطِ راہ میں باپیچ و خم
گو یا خطے کہ کردند شاخہا بر ہر درخت — می نوشتند ے خطِ نیکو عجب اندر قسم

۷۵

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنّٰی سَارَ سَائِرَةً

تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

ابر کے مانند وہ سایہ فگن تھے آپ پر — تا بچائے گرم موسم کی حرارت سے بہم

ابر بودے بر سرش او بر فتے ہر کجا — تا نگاہش داشت از گرمائے تابستان گرم

۷۶

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهٗ

مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

قلبِ پاک مصطفےٰ سے چاند کو نسبت ہے خاص — ماہِ منشق کی قسم کھاتا ہوں میں سچی قسم

می خورم سوگند ہر ماہے کہ منشق شد ازو — نسبتے دارد ز قلبش زاں درست آمد قسم

۷۷

وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِیْ

ہے قسم خیر و کرم کی جمع تھے جو غار میں — کیا نظر آتا نہیں کفار تھے سب کور چشم

جمع کردہ غارِ خیرات و کرامت ہا بسے — یا محمد چشم کافر گشت زینشاں کور ہم

۷۸

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا

وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمٖ

صدق اور صدیق اکبر غار ہی میں تھے چھپے — غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے بہم

صدق و صدیق اند در غار و کس ایشاں را ندید — کافراں گفتند کس اینجا نہ باشد منکتم

۷۹

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

دیکھ کر انڈے کبوتر کے اُدھر مکڑی کا جال　　تھا گماں کفار کو واں تو نہیں شاہِ اُمم

تخم بنہادہ کبوتر بُد بہ بافتِ عنکبوت　　کافراں را شد گماں کانجا نباسودہ نسم

۸۰

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

کی حفاظت آپ کی ایسی خدائے پاک نے　　زرہ اور قلعوں سے مستغنی ہوئے شاہِ اُمم

چوں خدا او را ز مکرِ دشمناں محفوظ داشت　　بر زرہ حاجت نبودش و بحصن قلعہ ہم

۸۱

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ

إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب زمانے نے ستایا میں نے لی اُنکی پناہ　　جب ملی اُن کی مدد بس دُور تھا جور و ستم

رنج اگر دیدم ز دہر و خواستم از وے اماں　　در جوارِ او خلوص از ہر بلائے یافتم

۸۲

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی　　سرفرازی ہو گئی سب مل گیا دستِ کرم

ہر چہ کردم التماس از نعمتِ ہر دو سرا　　یافتم بر وجہ بہتر از آنچہ خواستم

۸۳

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

اس وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں | خواب میں بھی رکھتے تھے بیدار دل شاہ ام
پس مکن انکار وحی از خواب پیغمبر از آنک | چشمش از در خواب رفتی دل بد شتے بیدار ہم

۸۴

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تھا وہ معراج نبوت کا زمانہ آپ کے | پس نہ کر انکار سچے خواب کا اے محترم
وحی در خواب اول پیغمبری بودے ورا | خواب او منکر کہ نبود مثل خواب محتلم

۸۵

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

بارک اللہ سعی سے حاصل نہیں ہوتی وحی | اور نہ علم غیب پر ہرگز نبی ہے متہم
پس بزرگ ست آں خدا وحی او کسبی نبود | ہم رسول او نہ بد بر علم غیبش متہم

۸۶

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

جب چھوا دست مبارک ہو گئی کامل شفا | اور شفا پائی جنوں سے اکثروں نے از کرم
بس کساں را او شفا دادے بمالیدن بدست | وارہا نیدے بسے دیوانگاں را از لمم

۸۷

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

خشک سالی کی سفیدی ہوگئی کافور سب　　　اِک دعا نے آپ کی برسا دیا ابرِ کرم

دعوت او قحط و تنگی از جہاں برداشتہ　　　تا چو روا سپید بودے در سیاہی و نسم

۸۸

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ہوگئی کثرت سے بارش ندیاں بہنے لگیں　　　لوٹ دریا کی نظر آتی تھی سیلابِ حرم

بُرد عائش آمدے باراں و وادی پُر شدے　　　گوئیا دریا بُدے یا گوئیا سیلِ حرام

۸۹

دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

چھوڑ دے مجھکو بیاں کرنے نبی کے معجزات　　　جو ہے شب میں مثل مہمانی کی آگ اوپر علم

گوش کن تا معجزش گویم کہ آں روشن بود　　　ہمچو آتش در شبِ تاریک بر فرقِ علم

۹۰

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

موتیوں کا حسن ہوتا ہے دوبالا ہار میں　　　یا لڑی سے بھی جدا کردو نہ ہوگی قدر کم

دُر اگر در رشتہ باشد حسنِ او زاید بود　　　ور نہ در رشتہ بود قدرش نگردد ہیچ کم

۹۱

كَمَا تَطَاوَلُ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

اسلئے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام
فہم انساں سے ہیں باہر آن کے اخلاق و شیم

ہر چہ کاں گوید مدیح مصطفےٰ بسیار نیست
کو متون بد بر خلق نیک و احسان شیم

۹۲

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

ہیں کلام اللہ کی آیات جملہ لاجواب
ہے صفت اسکی قدیم اور ہے وہ موصوفِ قدم

آیہ ہائے حق کہ از رحمٰن فرود آمد بر تو
آں قدیم ست و بود صفتش بموصوفِ قدم

۹۳

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

ہر زمانے سے بری ہیں اور سناتی ہیں ہمیں
عاقبت کا حال بھی اور قصہ عاد و ارم

مقترن نامد بوقتی وانما ثابت بداں
او خبر داد از معاد و حشر و زعاد و ارم

۹۴

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزہ قرآن کا برتر رہے گا تا ابد
اسکے آگے معجزاتِ انبیاء ہیں کالعدم

نزد ما باقی بماند بہتر از ہر معجزات
معجزِ پیغمبراں باقی نماندہ دائم

۹۵

مُحَکَّمَاتٌ فَمَا یُبْقِیْنَ مِنْ شُبَہٍ
لِذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمِ

ہیں وہ مستحکم مخالف کو نہیں اس میں جگہ — شبہ و شک کی، اسلئے ہیں وہ بجائے خود حکم
محکم ست آیات قرآن شبہہ کس را نماند — وز ہمہ الفاظ از وتاباں بود نور حکم

۹۶

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْہَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

جس نے قرآں سے بغاوت کی وہ عاجز آگیا — کر دیا دشمن نے بھی آخر سرِ تسلیم خم
ہر کہ با قرآں بجنگ آمد بآخر باز گشت — آنکہ دشمن تر بُدے نزدش بیفگندے سلم

۹۷

رَدَّتْ بَلَاغَتُہَا دَعْوٰی مُعَارِضِہَا
رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

سارے دعوے ہو گئے اسکی بلاغت سے غلط — جیسے ہوں محفوظ غیرت مند کے اہلِ حرم
از بلاغت دعوائے جملہ معارض کرد رد — چوں غیورے کو کند رد دست جانی از حرم

۹۸

لَہَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَّفَوْقَ جَوْہَرِہٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمِ

ہیں معانی آیتوں کے مثلِ دریا موجزن — گوہرِ دریا سے برتر اُن کا ہے حسن قیم
معنی بسیار ہمچوں موج دریا دارد آں — بہتر است از دُرِّ دریا جملہ در حسن و قیم

۹۹

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

جو عجائب اُن میں پوشیدہ ہیں اُن کا کیا شمار — خواہ کثرت سے پڑھو ہوگا نہ اُس کا شوق کم

پس عجائب اندراں و کس نہ بتواند شمرد — ور چہ بسیارے بخواند کس نگردد شوق کم

۱۰۰

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ہو گئیں آنکھیں جو ٹھنڈی ہیں نے قاری سے کہا — تھام حبل اللہ کو ہے فتح تیری معتصم

چشم خوانندہ بداں روشن شود من گفتمش — یافتی حبلِ خدا محکم بگیر اے معتصم

۱۰۱

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

آتشِ دوزخ کے ڈر سے تو اگر ان کو پڑھے — شعلۂ نارِ جہنم اس سے ہو جائے گا کم

گر بخوانیش ز ترسِ آتشِ دوزخ کنی — سرد بر خود گرمیِ آتش برآں من ضامنم

۱۰۲

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

ہیں وہ مثلِ حوضِ کوثر جس سے ہوتے ہیں سفید — عاصیوں کے چہرے جو دکھلائی دیں مثلِ حُمم

آں بحوضی ماں کہ دارد روئے خوانندہ سفید — گرچہ عاصی آمدست و روسیاہ چوں حُمم

۱۰۳

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

ہیں ترازو عدل کی اور راستی کے ہیں صراط — ہے بغیر اُن کے قیام انصاف کا بس کالعدم

چوں صراط است آن و چوں میزان بعدل و راستی — راستی از غیر آنہا کس ندیدہ بیش و کم

۱۰۴

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

مت تعجب کر تو حاسد پر جو ہے انکار کے — ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ پکا ذی فہم

گر حسود انکار آں کرد ہمدرآں را عجب — کو تجاہل کردہ ورنہ نیک کردست آں فہم

۱۰۵

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

روشنی سورج کی کیا دیکھے جو ہو آشوب چشم — ذائقہ کیا آب شیریں کا ملے جب ہو سقم

گہ گہے چشم از رمد منکر شود خورشید را — ہم دہن منکر شود طعم خوش آب از سقم

۱۰۶

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے خیر الانام تیرے دربار میں آئے ہیں سب — پا پیادہ اور سوار اشتران بادم

اے بہین آنکہ مردم قصد درگاہش کنند — پا پیادہ یا بہ پشت اشتران بادم

۱۰۷

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

معتبر کے واسطے ہیں آیت کبریٰ حضور — اور ہے اک نعمتِ عظمیٰ برائے مغتنم
اے کہ ہستی آیت کبریٰ کہ باشد معتبر — اے کہ ہستی نعمتِ عظمیٰ کہ باشد مغتنم

۱۰۸

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

بدر کامل جس طرح سے رات میں کرتا ہے سیر — مکے سے اقصیٰ گئے معراج میں شاہ امم
در شبے رفتے زمکہ تا باقصائے شریف — چوں کہ ماہِ چار دہ گردد رواں اندر ظلم

۱۰۹

وَبِتَّ تَرْقٰى إِلٰى أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

طے کیے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام — ہے پرے ادراک سے اور قاب قوسین سے بھی کم
بر شدی بالا گشتہ قاب قوسینت مقام — واں نہ دیدست و نہ بیند ہیچ کس در ہیچ دم

۱۱۰

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلٰى خَدَمِ

مسجدِ اقصیٰ میں بن کر انبیاء کے پیشوا — آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے خدم
انبیاء و مرسلینت پیشوا کردند در آں — ہمچو مخدومی کہ گردد پیشوا اندر خدم

۱۱۱

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

طے کیا سات آسمانوں کا سفر با انبیاء — آپ افواجِ ملائک میں تھے باشان و علم
ز آسمانہا برگذشتی بر جمیع انبیاء — در گروہے کاندر ایشاں تو بُدی صاحب عَلَم

۱۱۲

حَتَّى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

مرتبہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے — ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیضِ قدم
زینتے از قرب بہرِ ہیچ کس نگذاشتی — جائے بالاتر بہشتی دیگرے را در رقم

۱۱۳

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

کر دیئے پست آپ نے سب کے مدارج اور مقام — جب ہوئے مدعو بلندی پر یگانہ باحشم
پست کردی پیشِ قربت ہر مقامِ دیگراں — چوں ترا بر دند بالا و ندراں گشتی عَلَم

۱۱۴

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

تاکہ ہوں اسرارِ پوشیدہ سے واقف بعدِ وصل — حق نے ظاہر کر دیئے سب راز از فضل و کرم
تا مقامِ وصل پنہاں یافتی از چشمِ خلق — سرِ پنہانی بدانستی ز اوصافِ قدم

۱۱۵

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

غیر شرکت سب فضائل آپ میں موجود ہیں — طے کیا سب مرتبوں کو آپ نے بے مزدحم

جمع کردی ہر بزرگی کاں نبودہ مشترک — بر شدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدحم

۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

ہیں عظیم الشان رتبے جو ملے سرکار کو — ہیں پرے ادراک سے جو کچھ ملے حاصل نعم

بس بزرگ ست آنچہ دادندت ز فضل رتبت — بس عزیز ست آنچہ بخشیدت خداوند از نعم

۱۱۷

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے — اک ستون ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

مژدگانی باد مارا اے مسلماناں کہ ہاں — از عنایت ہست رکنی کاں بود دور انہدم

۱۱۸

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهِ

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

جب کہ ان کو حق نے خود خیر الرسل فرما دیا — طاعت حق کے سبب ہم ہو گئے خیر الامم

چوں خدا مارا بطاعت خواند لفرستاد او — بہتر پیغمبراں گشتیم ما خیر الامم

۱۱۹

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بِعْثَتِہٖ
کَنَبْاَۃٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

سن کے بعثت کی خبر تھرا گئے اعدا کے دل
شیر کی آواز سے جیسے ڈرے غافل غنم

دشمناں را دل بترسانید اخبار رسول
ہمچو آوازے کہ ناگاہ برجہانید سے غنم

۱۲۰

مَا زَالَ یَلْقَاھُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ
حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمٍ

جنگ کے میدان میں کفار کی حالت نہ پوچھ
جسم تھے نیزوں پہ ٹانگے جیسے کندوں پر لحم

چوں بجنگ دشمناں رفتے بدے در جنگ گاہ
آن بدنہا بر سر نیزہ چو لحم اندر وضم

۱۲۱

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِہٖ
اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جنگ کی دہشت سے اُن کو بھاگنا منظور تھا
آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھ ان کا لحم

آرزو شاں بد گریز و غبطہ بردندے بر آں
عضوہائے شاں پریدے باعقاب و بارخم

۱۲۲

تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَھَا
مَالَمْ تَکُنْ مِنْ لَیَالِی الْاَشْھُرِ الْحُرُمِ

ڈر کے مارے یوں گذر جاتی تھیں راتیں بے شمار
ہاں سوا اُن کے جن کے ہیں مہینے محترم

پس شبے بگذشت و آنرا کس ندانستے عدد
در غزاہا چوں نبودی از شب ماہ حرم

۱۲۳

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

لشکرِ اسلام تھا مہمان اُن کے صحن میں | چاہتا تھا ہر نفس مل جائے دشمن کا لحم
گو بیا دیں بود مہمانے کہ او آمد فرود | بر سرائے آنکہ بد مشتاق لحمِ و شحم

۱۲۴

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

تیز رو گھوڑوں پہ تھا وہ لشکرِ دریا مثال | جنگ کے میدان میں موجیں لگاتا دمبدم
میکشید ی بحرِ لشکر جملہ بر اسپاں سوار | موج میزد از دلیرانے کہ رفتندے بہم

۱۲۵

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اجر کی اُمید والے دعوتِ حق کے مرید | کفر کی بنیاد کو کرتے تھے بالکل کالعدم
جملہ از بہرِ خدا درکار بودند و غزا | بیخ کفر از بن بکندند نیست گردند آں شیم

۱۲۶

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

دینِ حق یوں اُن کے دم سے آخرش ظاہر ہوا | مل گئے بچھڑے ہوئے اور ہو گئی غربت بھی کم
تا قوی شد ملتِ اسلام از سعیِ ہمہ | دیں ور اول بد غریب و شد ور آخر محترم

۱۲۷

مَکْفُولَۃً اَبَدًا مِنْہُمْ بِخَیْرِ اَبٍ
وَخَیْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَیْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

جیسے مل جائے کسی کو نیک شوہر اور پدر — بیوگی کا اور یتیمی کا اُسے پھر کیا ہو غم
دیں از ایشاں یافت بہتر شوہر و بہتر پدر — زاں نہ شد در بیوگی و ہم نماند اندر یتم

۱۲۸

ہُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْہُمْ مُصَادِمَہُمْ
مَاذَا رَاٰی مِنْہُمْ فِیْ کُلِّ مُصْطَدَمِ

تھے وہ مثلِ کوہ پوچھو دشمنوں سے اُن کا حال — کچھ اگر دیکھا ہے اُن کو شاملِ جنگ و صدم
کوہ ہا بودند ازاں کو در نبرد آمد سرش — تا بگویند آنچہ دیدستند از ایشاں در صدم

۱۲۹

وَسَلْ حُنَیْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَہُمْ اَدْھٰی مِنَ الْوَخَمِ

پوچھ لو بدر و حنین و اُحد سے بھی اُن کا حال! — موت کے اقسام ہر گز تھے وبا سے کچھ نہ کم
از حنین و بدر دیگر از اُحد می کن سوال — تا بخواند فصل ہائے مرگ ادھی از وخم

۱۳۰

اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰی کُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

ہاں سپیدی سرخروئی سے بدل جاتی تھی جب — کالے لمبے بال والے سر کو پہنچا کر زخم
سرخ کردندے بخونِ دشمناں شمشیر را — چوں فرو شد در سیاہی ہر سرِ موا ز لمم

۱۳۱

وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

وہ لکھا کرتے تھے نیزوں کے قلم سے حرفِ غیظ — اور نہ چھوڑے دشمنوں کے جسم غیر منعجم

می نوشتندے بر نیزہ خطِ سرخی بر بدن — حرف جسمے بے نقط ننوشتہ بودے از قلم

۱۳۲

شَاکِی السِّلَاحِ لَهُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُهُمْ

وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

گو مسلح تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشان — تھے صحابہ مثلِ گل، کفار مانند سلم

آں سگاں سنجاں کہ سیما شاں بریں ممتاز بود — گل برنگ و بوئے خود ممتاز گردد از سلم

۱۳۳

تُهْدِیْ اِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ

فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِ

اُن کی نصرت کی خبر بھیجے تو یہ سمجھے گا تُو — مثل غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ عالی ہمم

می رساند بادِ نصرت بر تو بوئے سعی شاں — چوں بہاراں اندر سرِ غنچہ بود ثابت قدم

۱۳۴

کَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًی

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر درخت — زین کی پرواہ نہ تھی ان شہسواروں کو بہم

گوئیا بر پشتِ اسپاں چوں درختِ پشتہ کوہ — نہ استواری بود در زین ز کثرت در نسیم

۱۳۵

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

كَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

ہوش غائب تھے عدو کے سختیوں سے جنگ کی — فرق کر سکتے نہیں تھے آدمی ہے یا غنم

لرزہ بر دلہائے کفار او فتاد از ترس شاں — چار پائے و آدمی نشناختند از ترس و غم

۱۳۶

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهُ

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

ہو مدد جس کو رسولِ سیدِ لولاک کی — شیر بھی ان کو ملے جنگل میں گر مارے نہ دم

ہر کہ او را از رسول اللہ نصرت آمدہ — شیر اگر بر وے رسد از ترس او آید بہم

۱۳۷

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

دوست اُن کا ہو نہیں سکتا ہے محرومِ مدد — اور ذلیل و خوار ہوگا دشمنِ شاہِ اُمم

دوستانش را نہ بینی غیر منصور و عزیز — ہم نہ بینی دشمنش جز خوار بگسستہ بہم

۱۳۸

أَحَلَّ أُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِيْ أَجَمِ

اپنی ملت سے کیا محفوظ اُمت کو تمام — جس طرح جنگل میں رکھے شیر بچوں کو بہم

امتِ خود را نشاندہ در حصارِ ملتش — ہمچو شیرے کو بود با بچگان اندر اجم

١٣٩

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

بارہا قرآن نے دشمن کو نیچا کر دیا — اور دلیلوں نے بھی سر کو کر دیا دشمن کے خم

ہر کہ با قرآں بجنگ آمد بیفگندش بخاک — گفتگوئے منکر از برہان او گشت ست کم

١٤٠

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

ہو کے اُمی تھے وہ عالم، ہے یہ کافی معجزہ — جاہلیت اور یتیمی میں ادیب ذی حکم

ایں قدر از معجزہ کافی کہ پیش از وحی او — اُمّی پُر علم بود و پُر ہنر اندر یتیم

١٤١

خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ أَسْتَقِيْلُ بِهِ

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

نعت گوئی کی کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو — ہوں گناہیں عفو سارے از رہ فضل و کرم

عمر بھر اشعار لکھے دُنیا داروں کے لئے — کی بہت تعریف بے جا اور خوشامد کچھ نہ کم

خدمتش کردم بمدحی تا ببخشندم گناہ — زانکہ عمرم صرف شد در گفتنِ شعر و خدم

١٤٢

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهُ

كَأَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالا طوق گردن میں مرے — ہوں میں گویا اونٹ قربانی کا از قسم نعم

کردہ غل در گردنم عصیاں دمی ترسم ازاں — گوئیا با شعر و خدمت مثل ہدیم از نعم

۱۴۳

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

ہر دو حالت میں شکارِ گمرہ طفلی ہوا — کچھ نہ حاصل ہو سکا مجھ کو بجز جرم و ندم
بردہ ام فرمان غیّ کودکی در ہر دو حال — ہیچ ازاں حاصل ندارم جز گناہان و ندم

۱۴۴

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

حیف میرے نفس نے سودا کیا نقصان سے — یعنی عقبیٰ کے عوض دنیا خریدا کج فہم
پس زیاں ہاے کہ نفس اندر تجارت یافتہ — کاں بدنیا دین نہ بخرید و نگفتہ می بخرم

۱۴۵

وَمَنْ يَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

آخرت کو جس نے بیچا صرف دنیا کے لئے — ہے بڑا نقصان اسکے حق میں یہ بیع و سلم
ہر کہ عقبیٰ را بدنیا می فروشد خاسر است — غبن او روشن شود البتہ در بیع و سلم

۱۴۶

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

ہوں گنہگار پر نہیں ٹوٹا ہے پیماں آپ سے — دین کی رسی نہ ہو گی منقطع شاہِ امم
گر گنہ کردم بسے من عہد را نشکستہ ام — با پیمبر حبلِ دین مصطفےٰ نبریدہ ام

۱۴۷

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ہے شفاعت کی مجھے اُمید میرے نام سے — ہے محمد اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم
عہد او دارم کہ نامِ من محمد کردہ اند — کس وفا چوں او نکردہ در ہمہ عہد و ذمم

۱۴۸

إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي آخِذًا بِيَدِي
فَضْلًا وَإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

حشر میں گر دستگیری کی نہ میری آپ نے — پھر تو میری شومیٔ تقدیر سے پھسلا قدم
گر ز فضلم در قیامت دستگیر و نخرمم — ور نگیرد وائے بر من چوں بلغزانم قدم

۱۴۹

حَاشَاهُ أَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

ہے بعید از شان گر محروم مجھ کو کر دیا — اور لوٹوں آپ کی شفقت سے غیر محترم
دور باد اگر کند نومید ہر اُمیدوار — یا کہ از وے باز گردد جارِ غیرِ محترم

۱۵۰

وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزِمِ

وقف جب سے ہو گیا ہوں مدح میں سرکار کی — پالیا اپنی رہائی کا مددگار اتم
تا کہ من مشغول کردم فکر خود در مدحِ او — بر خلاصِ خود ورا خوش یافتم من ملتزم

۱۵۱

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

آپ کے دستِ کرم سے پائینگے محتاج نفع — جس طرح گلزار ٹیلوں کو کرے ابرِ کرم

دستِ درویشش از غناہا نعمتش خالی نشد — زانکہ از باراں بروید گل بہ بالائے اکم

۱۵۲

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی مثلِ زہیر — جس لیے حاصل کی تھی دولت بن کے مداحِ ہرم

من نمی خواہم متاعِ مال و دُنیا چوں زہیر — کو بچیدہ دست او چوں گفت او مدحِ ہرم

۱۵۳

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون — حادثاتِ عام میں جب گھیر لیں رنج و الم

اے گرامی تر ز خلقاں من ندارم ملجاء — جز تو چوں آید قیامت یا بود مرگِ تنم

۱۵۴

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

کم نہ ہوگا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری — جلوہ گر جب ہو باسمِ منتقم وہ ذی کرم

یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بمن — چوں کریم انتقام آرد بہ اربابِ نعم

۱۵۵

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیونکہ دُنیا اور عقبیٰ آپ کی بخشش سے ہیں — اور علوم باطنی سے آپ کے لوح و قلم

شمہ از جودِ تو دُنیا بود با آخرت — وز علومت دردو عالم علم لوح ست و قلم

۱۵۶

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

یُوں تو عصیاں ہیں بڑے اے نفس مت مایوس ہو — سامنے بخشش کے بیشک ہیں یہ ادنیٰ اور کم

اے دِل از رحمت مشو نومید با جرم بزرگ — چوں کبائر نزدِ غفرانِ خدا شد چوں لمم

۱۵۷

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

تَأْتِيْ عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

رحمتِ رب ہو گی جب تقسیم مجھ کو ہے اُمید — میرے عصیاں سے سوا ہو گا مرے رب کا کرم

رحمتِ رحماں مگر آں دم کہ قسمت میکنند — برمن آید در خورِ جرم و گناہ اندر رقم

۱۵۸

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

میرے رب اُمید کو میری نہ رد فرمایئے — تیری رحمت پر بھروسہ ہے نہ کر اسکو ختم

یارب اُمیدم بر آور وا مگرداں باز گوں — در قیامت نزدِ تو آں کہ حساب آساں کنم

۱۵۹

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

لُطف فرما دو جہاں میں اپنے بندہ پر کریم — سختیوں میں ہے بہت بے صبر بار رنج و الم

لُطف کن با بندۂ خود ہم بدنیا ہم بدیں — زانکہ صبرش نزد سختیہا گریزد از ستم

۱۶۰

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمِ

ابرِ رحمت کو ترے دے حکم تا برسائے وہ — تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم

پس درود بے کراں بارانِ ابرِ رحمتت — تا شود ریزان و پاشان از نعیم و از نعم

۱۶۱

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

آل پر اصحاب پر اور تابعینِ پاک پر — صاحبِ تقوای پر اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

بعد ازاں بر آل و اصحابِ کرام و تابعین — اہلِ علم و حلم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

۱۶۲

مَارَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا

وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک بادِ صبا چلتی رہے گلزار میں — اور اونٹوں کو طرب میں ساربانِ پر نغم

تا بجنباند صبا اندر چمن شاخِ درخت — و براند اشتراں را بند گانش در نغم

تمت بالخیر

ثُمَّ الرِّضَاء عَنْ اَبِی بَکْرٍ وَ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِیٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَ اغْفِرْلَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

وَاغْفِرْ اِلٰهِی لِکُلِّ الْمُسْلِمِینَ بِمَا
یَتْلُوهُ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ فِی الْحَرَمِ

بِجَاهِ مَنْ بَیْتُهٗ فِی طِیْبَةٍ حَرَمٌ
وَاِسْمُهٗ قَسَمٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْقَسَمِ

وَ هٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِی بَدْءٍ وَ فِی خَتَمِ

اَبْیَاتُهَا قَدْ اَتَتْ سِتِّینَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا کَرْبَنَا یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

اسلامک پبلشر کی اہم مطبوعات

سیرت الرسول المعروف ضیاء النبی	1800/-	طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ	80/-
موطا امام محمد	225/-	رفع یدین اور آمین کے احکام	8/-
شمائل ترمذی	250/-	احکام قربانی وعقیقہ	10/-
غنیۃ الطالبین	150/-	ضیاء الحدیث	55/-
تاریخ الخلفاء	150/-	مزارات اولیاء اور توسل	30/-
علم خیر الانام	90/-	اسلام اور عصری ایجادات	35/-
جنتی زیور	90/-	دیوبند سے بریلی تک	20/-
سیرت مصطفٰے	120/-	تفسیر سورۃ الفاتحہ	15/-
سامان آخرت	100/-	رسول اللہ ﷺ کی بچوں سے محبت	15/-
ایمان تقریریں	70/-	کتاب الصلوٰۃ	16/-
قرآنی تقریریں	70/-	جمال مصطفٰے	40/-
حقانی تقریریں	70/-	مجدد الف ثانی	40/-
نورانی تقریریں	70/-	راہِ حق	15/-
عرفانی تقریریں	70/-	حدیث نبوی	35/-
جہنم کے خطرات	50/-	نزھۃ المجالس (اوّل)	165/-
مسائل قرآن	70/-	نزھۃ المجالس (دوم)	165/-
کرامات صحابہ	60/-	تعلیمات اعلیٰ حضرت	40/-
روحانی حکایات	100/-	عقیدۂ علم غیب	18/-
غرائب القرآن	50/-	قصیدہ بردہ شریف مترجم	18/-
عجائب القرآن	50/-	شفاعت رسول	25/-
سیرت غوث پاک	50/-	فضائل نعلین حضور	60/-
اعمال رضا	75/-	نماز پڑھنے کا آسان طریقہ	10/-
احکام شریعت	60/-	مسائل حج وزیارت المعروف انوار البشارۃ	15/-
قانون شریعت (مکمل جلد)	100/-	درس القرآن	40/-